بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

پتہ: زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲ | ۷ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش | ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | ۷ جون ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کل ڈلہوزی سے اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حضور بخیریت پہنچ گئے ہیں۔

حضور کے ہمراہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے علاوہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے پرائیویٹ سکرٹری اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی تشریف لے گئے ہیں۔

مسجد مبارک کے نئے حصہ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ تعمیر کا کام ختم کیا جائے۔

عورت نبی نہیں ہو سکتی

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

یہ سوال آج کل بھی کبھی کبھی اٹھتا رہتا ہے کہ عورت نبی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ مگر اس کا جواب ایک مسلمان کے لئے بہت آسان ہے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۱) وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیھم من اھل القریٰ (یوسف) یعنی نہیں بھیجے ہم نے رسول بنا کر تجھ سے پہلے مگر مرد جن کی طرف ہم نے وحی کی تھی۔ اور وہ بستیوں کے رہنے والے تھے (۲) وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیھم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (انبیاء) اور نہیں رسول بنا کر بھیجے تھے ہم نے تجھ سے پہلے مگر مرد۔ پس علماء سے دریافت کر لو اگر تم کو خبر نہ ہو۔

ان آیات سے یہ واضح ہے۔ کہ آج تک سب رسول یا نبی مردوں میں سے ہی ہوتے رہے ہیں۔ اور دیگر سب اہل مذاہب بھی اس بات کے گواہ ہیں۔ یعنی یہ بات آدم کے وقت سے یونہی چلی آتی ہے۔ کہ کوئی عورت کبھی نبی یا رسول نہیں ہوئی۔ نہ کسی الٰہی کتاب میں کسی ایسی عورت کا ذکر ہے۔ جو خدا کی طرف سے نبی بنائی گئی ہو۔ قرآن مجید نے مومنوں کے چار درجے نبی صدیق شہید اور صالح بیان کئے ہیں۔ ان میں سے عورتیں صرف آخری تین درجے حاصل کر سکتی ہیں۔ چنانچہ

امہ صدیقہ بی بی مریم کو ان سب میں بڑا درجہ دیا گیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ بیشک آج تک تو کوئی عورت نبی نہیں ہوئی مگر آئندہ شاید ہو جائے۔ تو اس غیر معمولی بات کے ثبوت میں یا تو کوئی آیت و حدیث ہم کو ملنی چاہیئے تھی یا کسی عورت کا خاص ذکر پیشگوئیوں میں پایا جانا چاہیئے تھا۔ کہ وہ قیامت سے پہلے مبعوث ہونے والی ہے۔ غرض ہر طرح سے یہ عقیدہ غلط ہے۔

عقلاً بھی اگر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ عورت مامور نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی فطرتی کمزوریاں اس کے مامور ہونے میں مانع ہیں۔ مثلاً حیض۔ نفاس۔ حمل۔ رضاعت۔ اس کا شادی شدہ ہونا۔ اور اس کا مطیع ہونا۔ اس کا مردوں کے لئے محل شہوت ہونا اور اس کا مرد سے کمزور ہونا جسمانی۔ ذہنی اور انتظامی قویٰ کے لحاظ سے۔ چونکہ تاریخی طور پر ہم کو کوئی نبیہ نظر نہیں آتی اور عقلی طور پر کوئی عورت مامور بن نہیں سکتی۔ اس لئے فیصلہ نہایت صاف ہے کہ عورت کا نبی بننا محال ہے۔ مردوں کی طاقت۔ علم۔ رعب اور ہیبت بھی عورت کے نبی بننے میں روک ہیں۔ (وھو فی الخصام غیر مبین) ہاں اسے الہام ہو سکتا ہے۔ سچے خواب آ سکتے ہیں۔ وہ ولی ہو سکتی ہے۔ مگر مامور کی طرح پبلک کو دعوت الی الحق اپنے تئیں ہادی پیش کر کے نہیں کر سکتی۔

اور کوئی اس کے ماننے پر مکلف اور مجبور نہیں۔

اسلامی شریعت میں تو پردہ ہی سب سے پہلی روک ہے۔ اگر وہ محمد رسول اللہ کی امت میں اور آپ کی شریعت پر عامل ہے۔ تو اسے پردہ کرنا پڑے گا۔ اگر نہ کرے گی۔ تو مسلمان اس کی بات کس طرح مانیں گے۔ اور اگر پردہ کرے گی تو وہ ایک inapproachable نبی کی طرح بے فائدہ وجود ہوگی۔

پھر اس زمانہ میں اگر کوئی عورت اپنے تئیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ تو وہ یقیناً نبیہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور یہ امر محال ثابت ہو چکا ہے۔ اگر وہ کہے میں نبیہ نہیں ہوں۔ مگر بڑھ کر ہوں۔ تو یہ ایک قابل مضحکہ دعویٰ ہوگا۔

ہاں عورت غیر مامور ولی ہو سکتی ہے مگر اس صورت میں وہ کسی کو اپنا متبع ہونے کی تبلیغ نہیں کر سکتی۔ اور اپنی طرف دعوت نہیں دے سکتی۔ مگر ایسی تو ہزاروں عورتیں اس امت میں اور گذشتہ قوموں میں گذر چکی ہیں اس زمانہ کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔

اگر کوئی عورت سچے خواب یا الہامات حاصل بھی کر لے۔ تب بھی وہ زیادہ سے زیادہ صدیقہ بن جائے گی۔ اور ایک صدیق کی نسبت پھر بھی اس کا دائرہ عمل نہایت درجہ محدود رہے گا۔

شاید کوئی معترض کہدے۔ کہ جب ایک عورت بادشاہ ہو سکتی ہے۔ تو وہ نبی بنکر ہدایت بھی کر سکتی ہے۔ اس کا جواب ایک تو نقلی ہے جو گذر چکا۔ مگر عقلی جواب یہ ہے۔

کہ بادشاہت تو وہ دوسرے مردوں کے سہارے اور ان کی مدد سے کرتی ہے۔ لیکن نبوت تو ایسی چیز نہیں ہے۔ اور بادشاہ تو نابالغ بچے بھی ہو سکتے ہیں۔ پھر کیا نابالغ بچے نبی بھی ہو سکتے ہیں؟ پس یہ دلیل محض ایک لفظی دھوکا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ بادشاہت اور حکومت تو چلتی ہی ہے بہت سے مددگاروں کے سہارے سے۔ حالانکہ نبوت خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک شخص کے مامور ہو کر تمام مخلوقات کو ہدایت کی طرف بلانے کا نام ہے۔ نہ کہ لوگوں کی مدد سے جتھہ بنانے کا نام۔

نبوت و رسالت تو الگ رہی۔ قانون اسلامی کے ماتحت تو عورت خلیفہ بھی نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ سورۂ نور میں رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع کی آیت سے ظاہر ہے۔ کہ یہ عہدہ بھی مردوں سے ہی مخصوص ہے۔

شاید کسی کو خیال پیدا ہو۔ کہ کیا کوئی عورت مصلح موعود کا دعویٰ کر سکتی ہے؟ سو یہ امر بھی ممتنع ہے۔ کیونکہ مصلح موعود بھی بموجب پسر موعود فرزند دلبند۔ وجیہہ اور پاک لڑکا۔ زکی غلام۔ وغیرہ الفاظ اور مذکر ضمیروں کے ایک مرد ہی ہو سکتا ہے نہ کہ عورت۔

شاید کسی کے دل میں یہ وسوسہ گذرے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یا مریم کے خطاب سے الہام کیا گیا ہے۔ اس لئے شاید عورت بھی نبوت کی حقدار ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ استعارۃً ایسے الفاظ کا استعمال کوئی منافات نہیں رکھتا۔ مریم کے لفظ میں تو ایک عورت سے ہی مشابہت ہے۔ مگر بعض الہامات میں ایک جانور یعنی شیر سے مشابہت موجود ہے۔ اور خود

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح

۴ ماہ احسان کو تعلیم الاسلام کالج کے افتتاح کے موقعہ پر جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے سیکرٹری کالج کمیٹی اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل کالج نے جو رپورٹیں پیش کیں۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔

سیکرٹری صاحب کالج کی رپورٹ

سنہ ۱۹۴۴ء کا سال سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں بہت بڑی عظمت اور برکت کا سال ہے۔ اس سال کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے بندے ہمارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کو بذریعہ الہام بتلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ صاحب علو و مرتبت فرزند جس کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں سرفرازی حاصل ہونی مقدر ہے اور جس کے ذریعہ گناہوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے انسان کو رستگاری حاصل ہوگی وہ آپ ہی ہیں۔ لیکن اس الہام سے کچھ عرصہ پیشتر ہی روحانی دنیا میں اس عظیم الشان انکشاف کا سایہ پڑنا شروع ہو گیا تھا اور کچھ ایسے واقعات ظہور میں آنے شروع ہو گئے تھے۔ جن پر اب ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی وقت کسی بڑے آنے والے انقلاب کی خبر دے رہے تھے۔ ان واقعات میں سے ایک واقعہ تعلیم الاسلام کالج کے اجراء کا ہے۔

کالج کے قیام کی تحریک

گزشتہ سال مجلس مشاورت کے اجلاس کے چند دن بعد بجٹ کی مخصوص سب کمیٹی کا حسب معمول اجلاس ہوا۔ اس میں مالی امور کے متعلق فیصلہ جات صادر فرما چکنے کے بعد بغیر کسی قبل از وقت سوچی ہوئی تجویز کے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے حاضر الوقت احباب سے قادیان میں ایک احمدیہ کالج کے قیام کی تحریک فرمائی۔ یوں تو اللہ کے پیاروں کی سب باتیں ہی مقبول ہوتی ہیں لیکن چونکہ احمدیہ کالج نے احمدیت کے آنے والے دور میں ایک اہم حصہ لینا تھا۔ اس لئے حضور کی اس سرسری طور پر فرمائی ہوئی تحریک کو غیر معمولی قبولیت حاصل ہوئی۔ اور ...ہزار روپیہ نقد اور وعدوں کی صورت میں ان گنتی کے احباب سے جمع ہو گیا۔ جو اس وقت سب کمیٹی مال کے اجلاس میں حاضر تھے۔

قیام کالج کے لئے کوشش اور کامیابی

اس کے بعد مجھے ارشاد ہوا۔ کہ میں لاہور جا کر کوشش کروں کہ اگر ممکن ہو۔ تو یونیورسٹی کے سنہ ۱۹۴۳ء کے تعلیمی سیشن کے شروع ہونے کے ساتھ ہی ہمیں احمدیہ کالج کے قیام کی اجازت مل جائے۔ لیکن چونکہ وقت بہت تنگ تھا اور گورنمنٹ سے کالج کے اجرا کی منظوری بہت سے مراحل طے کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے سنہ ۱۹۴۳ء میں کالج قائم نہ ہو سکا۔ ہماری طرف سے کوشش جاری رہی۔ یہاں تک کہ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ایک کمیشن موقعہ پر حالات کا معائنہ کرنے کے لئے ۲۲ جنوری سنہ ۴۴ء کو قادیان آیا۔ اور اس نے نظام سلسلہ کی پختگی اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شاندار عمارات اور وسیع اراضیات کو دیکھ کر یونیورسٹی میں احمدیہ کالج کے قیام کی منظوری دیئے جانے کی سفارش کی۔ اس کے بعد یونیورسٹی کے اس مطالبہ کے پورا کئے جانے پر کہ ...۵۰ روپیہ نقد مجوزہ احمدیہ کالج کے نام پر کسی بنک میں جمع کیا جائے۔ پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے اپنے ۱۱ فروری سنہ ۱۹۴۴ء کے اجلاس میں یونیورسٹی کی سینٹ کے پاس یہ سفارش کی کہ احمدیہ کالج کے قیام کی منظوری دے دی جائے۔ سینیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء میں مطلوبہ منظوری دیکر آخری منظوری کے لئے گورنمنٹ کے پاس سفارش کر دی۔ اور پھر بتاریخ ۱۷ جون یونیورسٹی کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع آگئی۔ کہ گورنمنٹ نے کالج کے اجرا کی منظوری دے دی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ

پہلے کیا پروگرام تھا

گزشتہ سال جب مجھے لاہور بھیجا گیا۔ کہ میں مجوزہ احمدیہ کالج کے قیام کے لئے کوشش کروں۔ تو اس وقت پروگرام یہ تھا کہ چونکہ ایک پورے ڈگری کالج کے قیام اور اس کو کامیاب طور پر چلانے کے لئے جن عظیم مصارف کی ضرورت ہے۔ جماعت کی موجودہ مالی حالت ان کے برداشت کی طاقت نہیں رکھتی۔ اس لئے فی الحال ایک ایسے انٹرمیڈیٹ کالج کے قیام کے لئے درخواست کی جائے۔ جس میں سکول کی ہائی کلاسز بھی ساتھ ہوں۔ تاکہ ہائی سکول کی عمارت اور ہائی کلاسز کے عملے کے کالج میں شامل ہونے سے بہت سے اخراجات بچ جائیں۔ لیکن جہاں ایک طرف حضرت امام جماعت باوجود تیز رفتاری کی انتہائی خواہش کے اپنی جماعت کی مالی کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ اخراجات کے بوجھ سے ان کو فی الحال بچانا چاہتے تھے۔ مشیت الٰہی خدا کے موعود خلیفہ کی قلبی خواہش کے احترام میں ان اخراجات سے بہت زیادہ مالی بوجھ جماعت پر ڈالنے اور اس بوجھ کو خوشی سے برداشت کرنے کی طاقت عطا کرنے کا انتظام کر رہی تھی۔

ڈگری کالج کی تجویز

اوائل جنوری کے اس انقلابی انکشاف کے بعد رب جلیل کے اس کامیاب جرنیل حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو پہلے ہی تیز رفتاری سے اپنی جماعت کو ساتھ لئے اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھ رہا تھا نہایت تیزی سے دوڑنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ قبل از انکشاف کی جماعت احمدیہ کی قربانیاں جو بجائے خود دنیا کو حیران کرنے والی تھیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک بے نام خط اور اس کا جواب

ذیل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نام ایک بے نام خط اور حضور کی طرف سے اس کا جواب درج کیا جاتا ہے۔

ملجانا و ماوانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ تین سال سے جماعت کی طرف سے جو امور و فرائض نظارت اعلیٰ کے ذمہ برائے استصواب جماعت ہائے بیرونی لگتے آئے۔ مجلس مشاورت سنہ ۱۹۴۴ء میں چودھری اعظم علی صاحب جج کے سوال سے پتہ لگا۔ کہ نظارت علیا قادیان نے اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے سرانجام نہیں دیئے۔ اسی سے ثابت ہے۔ کہ حضور کی ہدایات پر جماعت جس شوق سے گامزن ہونا چاہتی ہے۔ بعض ذمہ دار کارندے صدر انجمن احمدیہ ان کے اس شوق کو ملیامیٹ کر دیتے ہیں۔ جو کام ایک سال میں کرنا ہوتا ہے۔ وہ تین تین سال تک ملتوی رہتا ہے۔ پس جبکہ چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ کا یہ حال ہے تو باقیوں کا خدا حافظ۔

نظارت اعلےٰ باقی نظارتوں سے کام لینے والی باڈی ہے۔ ان کی سستیوں کو دور کرنے والی باڈی ہے۔ صدر انجمن کے تمام کاموں کی ذمہ وار باڈی ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ ان کو اپنی جھنیوں کے چارے۔ فصلوں کی دیکھ بھال دنیاوی جھگڑوں اور تنازعوں سے فرصت نہیں۔ وہ اب سوتے رہنے کے قابل ہیں۔ پس کیوں نہ ان کو کام سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔ کہ وہ آرام کریں۔ اب سستی کا وقت نہیں۔ اب زمانہ پرواز کا ہے۔ مقابلے کا وقت ہے لڑائی کا وقت ہے۔ امن کا وقت نہیں سونے کا وقت نہیں۔ لڑائیوں میں ایک منٹ کی غفلت سے فتح شکست میں تبدیل ہو جاتی ہے پس بہتر ہے۔ کہ انکو تبدیل کر دیا جائے۔ سنا جاتا ہے کہ اکثر اوقات وہ بارہ ایک بجے کے بعد ہی دفتر میں قدم رکھتے ہیں۔ والسلام۔ ایک درد مند دل

حضور نے اس کے متعلق رقم فرمایا۔ بے نام کا خط بے سنت کا بھی اس سلسلہ میں ٹھکانا نہیں۔ لیکن منافق کا بھی ٹھکانا نہیں۔ اگر لکھنے والا مومن ہوتا تو دلیری سے آگے آتا اور الزام ثابت کرتا۔ یہ بالکل خلاف واقعہ ہے کہ ناظر بارہ بجے آتے ہیں۔ بالعموم ناظر وقت مقررہ سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ گو میں ان کے کام سے پورا خوش نہیں۔ چاہتا ہوں۔ کہ اس سے زیادہ کام کریں۔ مگر سوائے موجودہ پرائیویٹ سیکرٹری کے وقت کے بارہ میں مجھے شکایت پیدا نہیں ہوئی۔

بعد از انکشاف کی قربانیوں کے مقابلہ میں نسبتاً معمولی نظر آنے لگیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تو اگلے سال پورا ڈگری کالج بنا رہے ہیں۔ یہ ہائی کلاسز والا چار سالہ انٹرمیڈیٹ کالج تو ہماری ضروریات کے لئے مکتفی نہیں۔ چنانچہ حضور کے تازہ ارشاد کے مطابق بالکل ہی آخری وقت میں کوشش کرنے پر کالج کی موجودہ شکل کی بھی منظوری حاصل ہوگئی۔ لیکن کالج کی شکل کی اس تبدیلی سے ابتدائی اور مستقل اخراجات میں قریباً پچاس ہزار روپیہ کے اخراجات کا اضافہ ہوا۔ جہاں پہلے ابتدائی اخراجات کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۷۰ ہزار کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ وہاں اب یہ رقم ایک لاکھ بارہ ہزار تک جا پہنچی ہے۔ اور عملہ میں جہاں پہلے پرنسپل سمیت پانچ لیکچرار کافی سمجھے گئے تھے۔ وہاں اب نو لیکچرار مقرر کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں جدید تجویز کے ماتحت بعض نئے انتظام بھی عین وقت پر آ کر کرنے پڑے۔

سٹاف

سٹاف کے دیگر ممبران حسب ذیل ہیں۔

مرزا ناصر احمد صاحب لیکچرار اکنامکس
اخوند عبد القادر صاحب ایم۔اے لیکچرار انگریزی
عباس بن عبد القادر صاحب ایم۔اے " تاریخ
عبد الرحمٰن صاحب ناصر ایم۔اے " ریاضی
محمد علی صاحب بی۔اے آنرز " فلاسفی
بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے " عربی
عطاء الرحمٰن صاحب غنی ایم۔ایس سی لیکچرار فزکس
چوہدری عبد الاحد صاحب ایم ایس سی لیکچرار کیمسٹری
مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل لیکچرار اردو فارسی
(جو مستقل انتظام ہونے تک عارضی طور پر کام کریں گے)

نام

ہمارے اس کالج کا نام تعلیم الاسلام کالج ہوگا۔ یہ مبارک نام ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رکھا ہوا ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایک دفعہ قادیان میں کالج کی کلاسز کھولی گئی تھیں۔ مگر کچھ عرصہ بعد بند ہوگئیں۔ کیونکہ مشیت الٰہی نے اس کام کو کسی اور وقت کے لئے مقدر کیا ہوا تھا۔

موجودہ شکل

ہمارے کالج کی موجودہ شکل ایک انٹرمیڈیٹ کالج کی ہے۔ جس میں آرٹس اور سائنس کے تمام مضامین باستثنائے میڈیکل گروپ پڑھائے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے کرم سے تعلیم کے لئے ہمیں نہایت قابل اساتذہ بھی میسر آ گئے ہیں

پرنسپل صاحب

کالج کے پرنسپل حضرت امام ایدہ اللہ کے فرزند اکبر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے پوتے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ہیں۔ جو ایک طرف پنجاب اور آکسفورڈ یونیورسٹیوں کے مغربی اور مشرقی علوم کے گریجوایٹ ہیں۔ تو دوسری طرف رب رحمان کے کلام کے حافظ اور صاحب فضل و اتقا نوجوان ہیں

عمارت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شاندار عمارت کالج کو دی گئی ہے۔ جس میں کالج کی ضروریات کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ مناسب زیادتی ہوتی رہے گی۔

ہوسٹل

کالج کا ہوسٹل محلہ دار الانوار کے پرفضا ماحول میں گیسٹ ہوس کی خوشنما اور ہوادار عمارت میں رکھا گیا ہے۔

اغراض و مقاصد

کالج کے اغراض و مقاصد کے متعلق تو اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو اس بارہ میں انکشاف ہوا ہے۔ کہ سلسلہ کے آئندہ پروگرام میں تعلیم الاسلام کالج کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ کسی تعلیمی انسٹی ٹیوشن کے اغراض و مقاصد اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتے ہیں۔ کہ اس سے تعلیم حاصل کئے ہوئے طلباء سے یہ توقع کی جائے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذی شان موعود فرزند اور قوموں کے مصلح اور اسیروں کے رستگار کے عظیم الشان انقلابی پروگرام میں اس کے ممد ہوں۔ دنیا میں بڑے بڑے کالج اور یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ اور شاید اس سے بھی بڑے کالج قائم ہونگے۔ لیکن آنے والی نسلیں اس وقت بھی اپنے انتہائی عظمت اور محبت و احترام کے جذبات کے ساتھ ان اساتذہ اور طلباء کو دیکھیں گی۔ جو آج اپنے امام کے قدموں میں بیٹھے تعلیم الاسلام کالج کی بنیاد رکھ رہے ہیں جبکہ عصر حاضر کے بڑے بڑے فلاسفر اور سائنس دان اور دیگر دنیوی علوم کے مشاہیر گمنامی کی قبروں میں پڑے سو رہے ہوں گے۔ لیکن جہاں ہمارے اساتذہ اور طلباء اللہ کے فضل سے بوجہ تعلیم الاسلام کالج کی بنیادی اینٹوں کی حیثیت رکھنے کے رشک کے قابل ہیں۔ وہاں ان کی ذمہ واری بھی بہت بڑی ہے۔ وہ ایک ایسے شاہسوار کی سواری ہیں جس کے عزائم کی بلندی اور مقاصد کی بزرگی کی کوئی حد نہیں۔ خدا کرے۔ کہ جن توقعات کے ساتھ حضرت امام ایدہ اللہ اس کالج کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ ہمارے اساتذہ اور طلباء ان کو کما حقہ پورے کرنے والے ہوں۔

صدر کالج کمیٹی کا شکریہ

آخر میں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ جہاں کالج کے قیام کے کام کو کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی توجہ اور دعائیں کالج کمیٹی کی مددگار رہی ہیں وہاں کالج کمیٹی کے صدر ہمارے مخدوم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ الرحمٰن کے حکیمانہ ہدایات اور مشورے بھی اس کی راہ نمائی کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کو جزائے خیر دے۔

خاکسار غلام فرید سیکرٹری کالج کمیٹی

پرنسپل صاحب کی ابتدائی رپورٹ

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل نے حسب ذیل رپورٹ پیش فرمائی۔

سیدنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کالج کمیٹی کی ہدایت کے ماتحت خاکسار تعلیم الاسلام کالج کے داخلہ کے متعلق ابتدائی رپورٹ اور کالج کے طریق کار کا ایک مختصر سا ڈھانچہ پیش کرتا ہے۔

(۱)

اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۱ طلباء کالج میں داخل کئے جا چکے ہیں۔ اور ۷ طلبہ کی باہر سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں سے اکثر کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ وہ وقت پر یہاں پہنچ جائیں گے۔ اس طرح پر امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز کالج میں ۶۰ سے زائد طلباء امسال داخل ہو جائیں گے۔

ان ۵۱ طلباء میں سے جو اس وقت تک داخل ہو چکے ہیں۔ ۲۴ نے سائنس لی ہے اور ۲۷ نے آرٹس اور آرٹس میں سے ۲۶ طلباء نے ہسٹری لی ہے ۱۶ نے اکنامکس ۱۳ نے عربی۔ ۱۳ نے فارسی ۶ نے فلاسفی ۶ نے میتھمیٹکس لی۔ ۵۱ طلباء میں سے ایک تہائی یعنی ۱۷ تھرڈ ڈویژن کے ہیں۔ اور قریباً نصف یعنی ۲۴ سیکنڈ ڈویژن کے اور صرف ۱۰ فرسٹ ڈویژن کے۔ ان طلباء میں سے ۱۵ وہ ہیں جنہوں نے امسال ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان سے میٹرک پاس کی ہے۔ اور ۳۶ باہر سے ڈویژن کے نقشہ سے معلوم ہوتا ہے کہ داخل ہونے والوں کی اکثریت نے اچھے نمبر نہیں لئے۔ پس تربیت کے علاوہ تعلیم الاسلام کالج کو ان طلباء کی تعلیم کی طرف بھی خاص توجہ دینی ہوگی۔ تا ان کی پہلی کوتاہیاں ہمارے نتیجہ پر اثر انداز نہ ہوں۔ انسانی کوششیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ہیچ ہیں۔ اس لئے ہم حضور سے اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح طریق پر تعلیم و تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور تا ہماری نہیں بلکہ ہماری حقیر کوششیں آپ کا نیک نام کرنے والی ثابت ہوں۔ اور ہمیں حال اور مستقبل میں لسان صدق حاصل ہو۔ اللھم آمین

(۲)

تعلیم الاسلام کالج کے قیام کا بڑا مقصد احمدی طلباء میں مذہبی روح کا پیدا کرنا اور اسلامی تعلیم کا پختگی کے ساتھ قائم کرنا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ دینیات کے اس نصاب کے علاوہ جو مجلس تعلیم ہمارے لئے مقرر کرے گی۔ طلباء میں دینی اور مذہبی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا کریں۔ اور اس کی عادت ڈالیں۔ باہر کے بعض کالج مثلاً مشن کالجز وغیرہ اپنے مذہب کی تعلیم ہر مذہب والے کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے بھی یہ جائز تو ہے کہ ہم بھی ہر مذہب والے کے لئے یہ ضروری قرار دیں۔ کہ وہ ہماری مذہبی تعلیم کی گھنٹی میں ضرور حاضر ہو۔ لیکن اگر غیروں کا رویہ بھی ہمارے نزدیک غیر مناسب اور قابل اعتراض ہو تو پھر ہمیں محض ان کی نقل میں اس گھنٹی میں حاضری لازمی قرار نہیں دینی چاہئے۔ اس سلسلہ میں حضور کی راہنمائی کی ضرورت ہے۔ یہ بھی اندیشہ ہے کہ اس سے شروع شروع میں ہمارے خلاف مخالفوں کو ناواجب پروپیگنڈا کا آلہ مل جائے۔

(۳)

دماغی نشوونما کے لحاظ سے کالج میں داخل ہونے والے طلباء ایک ایسے مقام پر کھڑے ہوتے ہیں کہ جہاں

انہیں انگلی پکڑ کے بھی چلایا نہیں جا سکتا۔ کہ انہیں اپنے سہارے چلنا سیکھنا ہوتا ہے۔ اور کلی طور پر بے نگرانی بھی نہیں چھوڑا جا سکتا کہ ہمیشہ کے لئے وہ اخلاقی ہلاکت کے گڑھے میں گر سکتے ہیں۔ اس ضمن میں ان کے لئے وہ بہترین درمیانی راہ کا انتخاب جسے صراط مستقیم کہا جا سکتا ہے۔ اور نگرانی اور آزادی کے اس طریق کو پا لینا جو انکی اخلاقی زندگی کو ہمیشہ کے لئے بنا دینے والا ہو ناممکن تو نہیں۔ مگر بہت مشکل ضرور ہے۔ اور ہم حضور ہی سے دعا اور رہنمائی کی درخواست کرتے ہیں۔

(۴)

فٹ بال۔ ہاکی۔ کرکٹ انگریزوں کی قومی کھیلیں ہیں۔ اور چونکہ آج انگریز ہم پر حاکم ہے۔ اس لئے ہندوستان میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ جب تک تعلیمی اداروں میں ان کھیلوں کو رائج نہ کیا جائے۔ اس وقت تک ہمارے نوجوانوں کی ذہنی و جسمانی صحت کو قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ اس کے برعکس وہ تمام قومیں جو انگریز یا انگریزی خون سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ ان کھیلوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتیں۔ اور ان کی زیادہ تر توجہ Athletics کی طرف ہے اور اس وجہ سے ان قوموں کے طلبہ کی صحتوں پر کوئی برا اثر نظر نہیں آتا۔ ہمارا ارادہ بھی Athletics کی طرف زیادہ توجہ دینے کا ہے۔ مگر چونکہ بہرحال ہم ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ اور ہمارے ملک کی ساری تعلیمی درسگاہیں ہاکی۔ فٹ بال وغیرہ پر زور دیتی ہیں۔ اس لئے حضور کی ہدایت کی ضرورت ہے۔ کہ کیا ہم ہاکی۔ فٹ بال وغیرہ کو کلیتہً ترک کر دیں۔ یا انہیں جاری تو رکھیں۔ مگر زیادہ اہمیت نہ دیں۔ میرے علم میں ان کھیلوں کے ترک کر دینے پر یونیورسٹی یا محکمہ تعلیم کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

(۵)

دنیا کی بہت سی درسگاہیں اساتذہ اور طلباء کے لئے کسی خاص لباس کی تعیین کر دیتی ہیں۔ اور تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں بھی یہ رواج رہا ہے۔ اس کا یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ کہ طلبہ کی اخلاقی نگرانی زیادہ آسانی سے کی جا سکتی ہے۔ اور ڈسپلن کا قیام بہتر طریق پر ہوتا ہے۔ اگر حضور اسے پسند فرمائیں۔ تو ہمارے لئے بھی کوئی لباس مثلاً کسی خاص قسم کی اچکن اور سلوار مقرر فرمائیں۔

(۶)

طلبہ میں تعلیمی دلچسپی بڑھانے کے لئے مختلف سوسائٹیز کے قیام کا ارادہ ہے۔ مثلاً (۱) عربک سوسائٹی (۲) پرشین سوسائٹی (۳) فلوسافیکل سوسائٹی اور (۴) ریلیجس ریسرچ سوسائٹی (۵) اکنامکس سوسائٹی اور (۶) کالج بزم حسن بیان

عام طور پر کالج یونین میں طلبہ کی قوت بیان کو بڑھانے کے لئے Debates کا طریقہ رائج ہے۔ مگر یہ طریق ہمارے ہاں پسندیدہ نہیں۔ اس لئے انشاء اللہ العزیز ہم کالج بزم حسن بیان میں Debates کے طریق کو ترک کر کے تقریر کے طریق کو رائج کریں گے اور امید ہے۔ کہ ہمارے طلبہ تقریر کے میدان میں محض اس طریق کی وجہ سے دوسروں سے پیچھے نہ رہیں گے۔

نئے سے نئے تعلیمی طریقے اور سکیمیں جن میں سے جدید ترین مسٹر جان سارجنٹ کی رپورٹ ہے۔ پبلک کے سامنے آتے رہتا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہمارا رائج الوقت طریقہ تعلیم تسلی بخش نہیں۔ اور اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ کہ اس کی بجائے کوئی بہتر طریقہ تعلیم رائج کیا جائے۔ ایک یونیورسٹی ہی کسی نئی سکیم کو رائج کر سکتی ہے اور کوئی کالج جو ایک غیر یونیورسٹی کے ساتھ الحاق رکھتا ہو۔ کسی نئی سکیم کو رائج نہیں کر سکتا پس ہمارے لئے یہ تو ممکن نہیں۔ کہ ہم پنجاب یونیورسٹی کی پالیسی کو چھوڑ کر کسی نئے طریقہ تعلیم کو اپنے کالج میں رائج کریں لیکن ایک غیر یونیورسٹی کے ساتھ الحاق رکھتے ہوئے اور اس کی پالیسی کو اختیار کرتے ہوئے بھی یہ ممکن ہے۔ کہ بعض ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں۔ جو طلبہ کی ذہنی نشوونما میں زیادہ ممد ثابت ہوں۔ مثلاً Residantial یونیورسٹیز کی امتیازی خصوصیت طلبہ پر انفرادی توجہ دینا ہے۔

ہمارا ارادہ ہے۔ کہ ہم ان تمام ذرائع کو استعمال کر کے طلبہ کے فطری قویٰ کو صحیح نشوونما دینے کی کوشش کریں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں اور رہنمائی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم اساتذہ تعلیم الاسلام کالج قادیان

اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ......

لدھیانہ میں قتل کا ایک حادثہ

ذمہ وار حکّام کی توجہ کے لئے ضروری باتیں

اپنے خاندان میں میں صرف اکیلا احمدی ہوں۔ میرے چھوٹے بھائی احسان الٰہی کی شادی میرے والد صاحب کے بچوں میں آخری شادی تھی۔ جس کے جملہ اخراجات تقریباً اڑھائی ہزار روپیہ والد صاحب اور بچوں کی خوشی کے لئے بندہ نے برداشت کئے۔ احمدی و غیر احمدی عزیز و اقارب بلائے گئے۔ لڑکی والے لدھیانہ کے تھے۔ ہم لوگ ۲۹ اپریل کو برات لے کر قریب دوپہر صوفی محبوب احمد کے مکان پر پہنچے۔ رقم مہر مقرر کئے جانے کے متعلق دائرہ تہذیب کے اندر رہتے ہوئے نہایت نرمی سے گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ میرے والد صاحب کو علیحدہ باتیں کرنے کے بہانہ سے برات سے الگ لے جا کر کھلے میدان میں دن دہاڑے خنجر سے قتل کر دیا گیا اور ہم لوگ بجائے دلہن کی ڈولی کے والد صاحب کی لاش کفن میں لپیٹ کر گھر لائے۔

اکثر اخبارات میں واقعات اور اصلیت کو قاتل کے ورثاء کے ایماء سے غلط پیرایہ میں شائع کیا گیا ہے۔ چونکہ میں مقتول کا بڑا بیٹا ہوں۔ اور برات کے ہمراہ تھا۔ اس لئے میں اصل واقعہ پیش کرتا ہوں۔

مقتول کے آخری بیان کی بناء پر اور موقعہ کی زبردست شہادت کی موجودگی میں پولیس لدھیانہ کا فرض تھا۔ کہ نہ صرف اصل قاتل کے خلاف کارروائی کرتی۔ بلکہ اسکے معاونین اور جملہ شریک سازش اشخاص کی بھی گرفتاریاں عمل میں لا کر تفتیش کی جاتی۔ چونکہ ہم لدھیانہ میں پردیسی ہیں۔ اور قاتل کے ورثاء وہاں پر بااثر و بارسوخ ہیں۔ اس لئے ذمہ وار حکام کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ پوری پوری تحقیقات کرتے ہوئے اصل سازش کا انکشاف کروائیں۔ اور قاتل اور اس کے شریک جرم ساتھیوں کو کیفر کردار کو پہنچائیں۔

اصل واقعہ

جب ہم ۲۹ اپریل کو قبل از دوپہر صوفی محبوب احمد آرمی کنٹریکٹر کے گھر لدھیانہ پہنچے۔ تو لڑکی والوں نے کھانا کھلانے سے پیشتر ہی دلہن کے لئے زیورات و پارچات و دیگر اشیاء ضروری طلب کیں۔ جو انہیں دے دی گئیں۔ حق مہر کے متعلق ایک ماہ پہلے یہ بات طے ہو چکی تھی۔ کہ ایک واجبی رقم مقرر کی جائے گی۔ لیکن موقعہ پر لڑکی والوں نے پہلے فیصلہ کے خلاف زیادہ رقم حق مہر تحریر کرانے کا مطالبہ کیا۔ جس پر میرے مقتول والد اور ہم لوگ نہایت شرافت و نرمی کے ساتھ حسب رواج یہ استدعا کرتے رہے۔ کہ حق مہر میں کسی قدر تخفیف اور واجبی کمی کر دی جائے۔ لیکن لڑکی والوں میں سے ماسٹر جان محمد و دیگر ہر سہ برادران صوفی محبوب احمد عموماً اور ان کا نوجوان طبقہ خصوصاً اس امر پر ضد کر رہے تھے۔ کہ کوئی تخفیف اور کمی ہرگز نہ کی جائے اس گفتگو میں کئی گھنٹے گزر گئے۔ آخر میرے

والد کو جس مکان میں کہ برات اُتری ہوئی تھی۔ وہاں سے الگ بلوالیا گیا۔ اگرچہ براتیوں میں سے بھی بعض اُن کے ہمراہ گئے۔ لیکن اُنہیں بھی قاتل کے معاونین نے اپنی سازش اور سکیم کے ماتحت والد صاحب سے الگ کر کے باتوں میں مشغول کرلیا۔ اسی اثنا میں ایک بیس بائیس سالہ نوجوان مسمی نثار احمد ولد محمد شفیع نے اچانک اور پے در پے والد صاحب کے پیٹ۔ گردن۔ اور پہلو کے اوپر کئی ایک شدید ضربات خنجر سے لگائیں چونکہ ہر سہ زخم نہایت گہرے اور مہلک تھے اسلئے ہم لوگ مضروب کو چارپائی پر ڈال کر فوراً ہسپتال پہنچے اور ڈاکٹر صاحبان کے حوالہ کر دیا۔ اگرچہ طبی امداد فوراً مل گئی۔ لیکن زخم اس قدر مہلک تھے کہ جانبر نہ ہوسکے۔ اور دوسرے روز قبل دوپہر ہسپتال میں ہی فوت ہو گئے۔

یہ حادثہ قتل کسی اشتعال۔ لڑائی۔ جھگڑے وغیرہ کا نتیجہ ہرگز نہیں بلکہ کسی پہلے کی سوچی ہوئی سکیم اور بنائے ہوئے پروگرام کے ماتحت کیا گیا۔ میں حکام پولیس اور ذمہ دار افران لدھیانہ سے نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ ہم لوگوں پر پردیس میں نہایت شدید ظلم ہوا ہے اسلئے وہ حملہ آور کے خلاف ہی کارروائی کرنے پر اکتفا نہ فرمائیں۔ بلکہ انصاف اور مقتول کا خون ناحق اس امر کا مقتضی ہے کہ جملہ اشخاص جو شریک سازش ہیں اور قاتل کے معاونین اور مددگار تھے اُن کے خلاف بھی پوری پوری توجہ اور تحقیقات فرما کر دادرسی فرمائی جائے ورنہ میری اپنی جان اور میرے دو تین چھوٹے بھائیوں کی جانیں بھی قاتل کے معاونین کے ہاتھوں خطرہ میں ہیں۔ کیونکہ کاروبار کے سلسلہ میں اور بعض رشتہ داری تعلقات کی بنا پر ہمیں اکثر لدھیانہ جانا پڑتا ہے۔

خاکسار نور الٰہی۔ ٹانڈہ۔ ضلع ہوشیارپور

جماعت احمدیہ ٹھیانی کا تبلیغی جلسہ

۸ رجون بروز جمعرات جماعت احمدیہ ٹھیانی کا تبلیغی جلسہ موضع ٹھیانی میں زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ۱۰ بجے صبح سے ۵ بجے شام تک منعقد ہوگا۔ احباب کثرت سے شامل کر علماء کرام کی تقادیر سے مستفید ہوں۔ انچارج مقامی تبلیغ

ضروری اعلان

امپیریل بنک لاہور سے خط و کتابت کرنے پر معلوم ہوا کہ کسی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کے حساب امپیریل بنک میں مورخہ یکم مئی ۱۹۴۴ء کو ۔/۵۳۰ روپیہ اور مورخہ ۵ رمئی ۱۹۴۴ء کو ۵/۹/ ۱۵۲ کے چیک جمع کرائے ہیں۔ جس کی دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کو اتبک اطلاع نہیں دی گئی۔ اور نہ تفصیل بھیجی گئی۔ اس لئے تحریر ہے کہ جس صاحب نے یہ رقم جمع کرائی ہے اس کی اطلاع معہ تفصیل فوراً ارسال ....

۴۳

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سب آرڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

لاہور ڈویژن میں ٹائپسٹوں کی پانچ عارضی آسامیوں کو پورا کرنے کے لئے ۱۱ بجے تک مجوزہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ یہ فارم نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتا ہے پانچ اسامیوں میں سے تین مسلمانوں کے لئے اور ایک سکھوں۔ ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے مخصوص ہیں۔ علاوہ ازیں ۷ اموزوں امیدواران کے نام (۱۰ مسلمانوں کے لئے۔ ایک سکھوں ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کیلئے اور ۶ غیر مخصوص) فہرست انتظار پر رکھے جائیںگے

کم سے کم تنخواہ:۔ چالیس روپے ماہوار (دوران ٹریننگ) سکیل ۶۰-۲-۵۰-۲/۱-۲-۳۰ میں علاوہ گرانی الاؤنس بموجب قواعد دیا جاسکتا ہے۔

اوصاف۔ میٹریکولیشن (سیکنڈ ڈویژن اگر نتیجہ ڈویژنوں میں نکلتا ہو) بورڈ کیمبرج یا اس کے مترادف امتحان۔ وہ اُمیدوار جو یہ ثابت کرسکیں کہ چند نمبروں کی کمی سے وہ سیکنڈ ڈویژن حاصل نہیں کرسکے۔ انہیں بھی زیر غور لایا جاسکتا ہے۔

ٹائپ رائٹنگ کی رفتار:۔ تیس سے چالیس لفظ فی منٹ۔

عمر:۔ ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان۔ گریجوایٹ کی صورت میں تیس سال تک اور سابق فوجی آدمیوں کے لئے چالیس سال تک۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا ملازم ادنیٰ شاذ و نادر بھی انتخاب میں آسکتا ہے بشرطیکہ وہ جنرل منیجر کی مقرر کردہ شرائط کو پورا کرتا ہو۔ اور اپنے محکمہ کی معرفت درخواست کرے مکمل تفصیلات چیئرمین کے نام ایک لفافہ ارسال کرنے پر جس پر ٹکٹ چسپاں ہو اور اپنا پتہ درج ہو حاصل کی جاسکتی ہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۵ جون - پریزیڈنٹ روزویلٹ نے ایک کانفرنس میں بتایا کہ سعودی عرب میں مجوزہ پائپ لائن کے سلسلہ میں ابھی تک امریکہ اور برطانیہ کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے۔ جو کسی فیصلہ کن نتیجے تک نہیں پہنچی۔

لنڈن ۵ جون - مسٹر ڈی پی مون نے جو امرتسر میں ڈپٹی کمشنر رہ چکے ہیں "ہندوستان میں اجنبی" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں برطانوی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستانیوں کو ہم پر اعتماد نہیں رہا۔ جنگ کے بعد ہندوستان کو آزادی دیئے جانے کے وعدے پر بھی شک کیا جا رہا ہے۔

ڈھاکہ ۵ جون - نارائن گنج سے ایک خبر ملی ہے کہ وہاں ایک عورت کو مردہ سمجھ کر چتا میں رکھنے ہی لگے تھے کہ اُس میں حرکت پیدا ہو گئی۔ اور ڈاکٹر نے بتایا وہ زندہ ہے۔ اس پر اُسے گھر واپس لے آئے۔ کچھ عرصہ بعد وہ مر گئی۔

لاہور ۵ جون - معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر محمد عالم صاحب کے لئے کسی تنخواہ دار عہدہ کا انتظام ہو گیا ہے۔ اُن کے لئے کونسل بھی ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت جس کی گئی ہے۔

لدھیانہ ۵ جون - مجسٹریٹ با اختیار دفعہ ۳۰ نے ججراؤں کے ایک بین چندر پال کو سات سال قید با مشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ مجرم نے اپنی عورت کو دھکا دیکر اس لئے چھت سے نیچے گرا دیا تھا کہ وہ میکے سے اور روپیہ اور جہیز نہ لا سکی تھی۔

منٹگمری ۵ جون - مسٹر بالڈی سیشن جج نے موضع ڈلہ تحصیل پاکپٹن کے ۴۲ مسلمانوں کے متعلق فیصلہ سنا دیا ہے۔ جن پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے گاؤں کے مذہبی سکھوں پر حملہ کر کے دو کو ہلاک کر دیا۔ چھ مردوں اور ایک درجن عورتوں کو شدید زخمی کیا۔ ایک مکان کو آگ لگا دی۔ جس میں کچھ مذہبی سکھ مرد، عورتیں بچے چھپے ہوئے تھے۔ عدالت نے آٹھ ملزموں کو سزائے موت دی۔ اور باقی کو بری کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حملہ محض اس لئے کیا گیا۔ کہ مذہبی سکھوں کی ایک برات کے کچھ آدمی مسلمانوں کی چارپائیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

گجرات ۵ جون - پولیس نے مرگھٹ پر چھاپہ مار کر وہاں کے ایک سادھو کے مکان کی تلاشی لی۔ جس سے ہزاروں روپے کے طلائی زیورات اور دیگر قیمتی چیزیں ملیں۔ اسی سلسلے ایک مشہور ساہوکار کو گرفتار کیا گیا جس کے مکان سے ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کے زیور برآمد ہوئے۔

لاہور ۵ جون - ننکانہ صاحب کا مہنت جس کے وقت مہنت سے سکھوں کو ننکانہ کے گوردوارہ میں نہایت بے رحمی سے قتل کیا گیا تھا۔ ولیشنو گلی میں ایک عرصہ سے بیمار پڑا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ۳ جون کو سہ منزلہ مکان سے گر کر مر گیا۔

لنڈن ۵ جون - اٹلی میں لڑنے والی اتحادی فوجوں کے افسر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی فوج روما کو تباہی سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ کیونکہ روما عیسائیت کا مرکز ہے اسے بہت بڑی تاریخی اور روحانی عظمت حاصل ہے۔

لنڈن ۵ جون - اٹلی میں جنرل الیگزنڈر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پانچویں فوج کے دستوں نے ۴ جون کو روم پر قبضہ کر لیا۔ اور کئی جگہ سے دریا عبور کر لیا ہے۔ کل جب ہمارے دستے شہر میں داخل ہوئے تو دشمن نے کہیں کہیں مقابلہ کیا روم سے جانے والے راستے ۱۵ اور ۱۶ سڑکوں پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہے۔ ہر جگہ ہماری فوجیں جرمنوں کو پیچھے دھکیل رہی ہیں۔ روم کے شہریوں نے جرمنوں کے خلاف کئی قسم کی شکایتیں پیش کیں۔ انہوں نے کہا۔ جرمنوں نے بجلی کی سپلائی بہت کم کر دی تھی تاکہ لوگ انگریزی براڈ کاسٹ نہ سن سکیں۔

لنڈن ۵ جون - آج سویرے امریکی بمباروں نے برطانیہ کے اڈوں سے اڑ کر پیرس کے پاس کئی حملے کئے۔ فرانس کے کنارے جرمن فوجی ٹھکانوں پر بم برسائے۔

کانڈی ۵ جون - ہمارے دستوں نے امپھال اور ٹلیل کی سڑکوں پر بڑھتے ہوئے کئی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔ کوہیما کے پاس ہمارے گشتی دستے سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ مچینا کے جنوبی حصے میں گھمسان کی لڑائی جاری ہے۔

واشنگٹن ۵ جون - جنوبی بحرالکاہل میں سالومنز کے ایک جزیرہ پر اور امریکن فوجیں اتاری گئی ہیں۔

لنڈن ۶ جون - روم پر قبضہ کے بعد پانچویں فوج اب مغرب کی طرف بڑھ رہی ہے اور اس نے کئی جگہ دریائے ٹیگر کو پار کر لیا ہے جنرل کلارک نے روم سے آگے قدم بڑھانے کے بارہ میں اتحادی جرنیلوں سے روم میں بات چیت کی۔

پوپ نے ایک بڑے ہجوم کے سامنے جس میں آٹھویں فوج کے بہت سے سپاہی بھی تھے۔ تقریر کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا کہ روم کو لڑائی کا اکھاڑہ نہیں بنایا گیا۔ شاہ اٹلی نے یہ وعدہ کیا تھا کہ روم کے فتح ہونے کے بعد وہ شاہزادہ امبرٹو کے حق میں تخت سے دست بردار ہو جائیں گے۔ چنانچہ کل انہوں نے دست برداری کا اعلان کر دیا۔ پرسوں روم کو جانیوالی سڑکوں پر آٹھ ہزار جرمن ٹرک برباد کر دیئے گئے۔ اب جرمن ٹرک دن کو چھپے رہتے اور رات کو سفر کرتے ہیں۔ پھر بھی کل ۱½ سو ٹرک برباد کر دیئے گئے۔ روم کی فتح کے بعد اتحادیوں کے سامنے ایک بہت بڑا کام اہل روم کے لئے اشیاء خوردنوش کی سپلائی ہے

واشنگٹن ۶ جون - پریزیڈنٹ روزویلٹ نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی۔ جس میں کہا کہ روم کی فتح کے یہ معنی نہیں۔ کہ جرمنوں کی حالت اب ایسی ہو چکی ہے۔ کہ وہ دوبارہ دنیا پر قبضہ کی کوشش نہ کریں۔

ماسکو ۶ جون - روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ رومانیہ میں جاسی کے شمال اور شمال مغرب میں روسیوں نے بہت سے جرمن حملوں کا منہ توڑ جواب دیا۔ جاسی پر جرمن حملہ کا پانچواں دن ہے ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کی سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ توپوں کی گولہ باری بھی بہت سخت ہو رہی ہے۔ لڑائی کا یہ محاذ جو کارپیتھی پہاڑوں تک پھیلا ہوا ہے۔ جرمن یہاں روسیوں کو گھیرنے کی برابر کوشش کر رہے ہیں

واشنگٹن ۶ جون - حکومت امریکہ کی دعوت پر پولینڈ کے وزیر اعظم یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ مسٹر روزویلٹ اور دیگر اعلیٰ افسروں سے ملیں گے اور پولینڈ کے تمام معاملات پر گفت و شنید کریں گے۔

دہلی ۶ جون - لارڈ مونٹ بیٹن کے ہیڈ کوارٹر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ چینی فوجیں موگانگ کی وادی میں پیچھے کی طرف برابر بڑھ رہی ہیں۔ مچینا کے شہر پر بھی ہمارا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ کوہیما کے شہر پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہے۔ مگر آس پاس کے اونچے علاقوں سے جاپانیوں کا صفایا کرنا ابھی باقی ہے۔ ناگا کے گاؤں سے دشمن کا صفایا کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۶ جون - جاپان کے شمال مشرق میں کیورین گروپ کے دو جزائر پر اتحادی طیاروں نے بڑے زور کا حملہ کیا۔ ایک جزیرہ پر یہ پہلا اتحادی حملہ تھا۔

واشنگٹن ۶ جون - جزیرہ بیاک میں اتحادی فوجیں ہوائی اڈوں کی طرف پیشقدمی کر رہی ہیں